© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

نسیم احمد، گوجرانوالہ

'پاکستان: نظریاتی اساس پر سیکولر لابی کی یلغار' (اکتوبر ۲۰۰۹ء) فی الواقع موجودہ دور کی ایک بڑی ضرورت تھی جسے پورا کیا گیا ہے۔ پاکستان کی دین بے زار سیکولر صحافت نے قائداعظم کی ایک تقریر کا سہارا لیتے ہوئے اودھم مچایا ہوا تھا۔ ملک اور بیرون ملک سے انگریزی اخبارات میں پے درپے کالم اور خطوط شائع ہو رہے تھے۔ یہاں تک بات پہنچی کہ دوقومی نظریہ بلکہ نظریۂ پاکستان بعد کی تخلیق ہے۔ قرارداد مقاصد کو ملائیت قرار دیا جارہا ہے اور کوشش ہے کہ دستورِ پاکستان ۱۹۷۳ء سے اسے حذف کرا دیا جائے۔ ایم کیو ایم اور اے این پی خواہش مند ہیں کہ فی الوقت پارلیمنٹ میں زیرغور دستوری اصلاحات کے پردے میں یہ مقصد حاصل کرلیا جائے۔

پروفیسر نذیر احمد بھٹی، بہاولپور

'پاکستان: نظریاتی اساس پر سیکولر لابی کی یلغار' (اکتوبر ۲۰۰۹ء) کے عنوان سے جو چشم کشا مضمون تحریر کیا گیا ہے، ضرورت ہے اسے ہر پڑھے لکھے شخص تک پہنچایا جائے۔ سیکولر عناصر کے عزائم کے خلاف قدغن لگانے کی ضرورت ہے، مؤثر آواز تو ضرور اٹھائی جانی چاہیے۔

عبداللہ، لاہور

'پاکستان: نظریاتی اساس پر سیکولر لابی کی یلغار' میں سیکولرزم کے حوالے سے قائداعظمؒ کی تقاریر سے جو اقتباسات دیے گئے ہیں وہ بہت اہم ہیں اور عام طور پر سامنے نہیں آتے۔ انھیں عام کرنے کی ضرورت ہے۔ 'پاکستان میں نفاذِ شریعت کے امکانات' سید مودودیؒ کی تحریر سے اچھا انتخاب ہے۔ نفاذِ شریعت کے امکانات کے حوالے سے اپنا فرض ادا کرنے کی طرف اچھی توجہ ہوئی۔ ایسی تحریروں سے جذبے کو تازگی اور کام کے لیے ایک نیا عزم اور ولولہ ملتا ہے۔ 'کلام نبویؐ کے سایے میں' احادیث کے انتخاب سے اور 'رمضان کے بعد' تحریر سے رمضان المبارک کے بعد تزکیہ وتربیت کے تسلسل کے لیے عملی رہنمائی ملی۔ تعلیمی پالیسی پر محترم سلیم منصور خالد نے بروقت توجہ دلائی۔ معلوم ہوا کہ قومی زندگی کے اس اہم ترین شعبے کے لیے جو منصوبہ بندی کی گئی ہے، اس میں کیا کیا کمی ہے۔

© rasailojaraid.com